ایک غلط فہمی کا ازالہ

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہ قائد اعظم ○ لاہور پوسٹ بکس نمبر : 54000

پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس : 042-6370371 فون : 042-6373310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ : 54920

فون : 6551774 - 042-6861584

اَلقَولُ العَزِیز

راہبر تو بس بتا دیتا ہے راہ
راہ چلنا راہرو کا کام ہے
تجھ کو مُرشد لے چلے گا دوش پر
یہ ترا راہرو خیالِ خام ہے
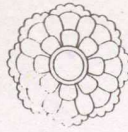
مجذوبؒ رحمۃُ اللہ علیہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ناشر

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ پوسٹ کوڈ 54000
بالمقابل چڑیا گھر۔ شاہراہ قائد اعظم۔ لاہور پوسٹ بکس نمبر 2074
فیکس: 042-6373310 فون: 042-6370371
E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ) نفیر آباد باغبان پورہ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 042-6861584 - 6551774
Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

نام کتاب : ــــــــــــــ بیمہ کا شرعی حکم

افادات : ــــــــ محیُ السنّہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

ناشر : ــــــــــــ انجمن احیاء السنّۃ (رجسٹرڈ)، نفیر آباد۔ باغبانپورہ۔ لاہور

اشاعت دوم : ــــــــــ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ بمطابق جنوری ۲۰۰۲ء

ملنے کے پتے
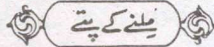
لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے

یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر۔ شاہراہ قائداعظم۔ لاہور ● پوسٹ بکس نمبر :54000

پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون :042-6373310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنّۃ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ : 54920

فون :042-6861584 - 6551774

نگران اشاعت

ڈاکٹر عبدالمقیم

خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

رہائش 32 راجپوت بلاک نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور ● فون :042-6861584-042-6551774

Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

باسمہ تعالیٰ

حَامِداً وَّمُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً اما بعد۔

ہمارے یہاں مدرسہ اشرف المدارس کے دارالافتاء میں مسئلہ بیمہ کے متعلق ایک استفتاء آیا۔ اسکا جو شرعی حکم تھا وہ لکھ کر بھیج دیا گیا

ادھر مختلف عوامل و اسباب کی بنا پر بعض اخبار ورسائل نے یہاں کے جواب کو ایسے عنوان سے ذکر کیا کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بالاصل جواز کا پہلو ہے شرط کے ساتھ حالانکہ ایسا نہیں ہے چنانچہ بعض حضرات کو اس بارے میں یہاں کے متعلق اس طرح کی غلط فہمی ہوگئی۔ تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اصل مسئلہ کی شرعی حقیقت اور یہاں کے جواب کی صحیح نوعیت اور اس سلسلہ میں ادارہ ہذا کی جو حتمی رائے ہے اسکو واضح کیا جائے۔ چنانچہ عامۃ المسلمین کو پوری صورت حال سے واقف کرانے کے لئے تحریر ہذا کو شائع کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ آمین

والسّلام

ابرارالحق

ناظم مدرسہ اشرف المدارس و مجلس دعوۃ الحق ہردوئی یوپی

یکم رجب المرجب ۱۴۱۷ھ

فہرست مضامین

باسمہ تعالیٰ

حامِداً وَّمُصَلیاً وَّمُسلماً اما بعد!

زندگی کی ضروریات و معاملات، روزمرہ پیش آنے والے واقعات وحوادث کی وجہ سے نئے نئے مسائل ومشکلات کا پیش آنا بالکل ناگزیر ہے، پھر یہ کہ ان میں غور وفکر کرکے ان کے اسباب وتقاضوں کو سمجھنا اور صحیح طور پر ان کو حل کرنا یہ بھی علماء کرام واصحاب فتویٰ کی دینی وشرعی ذمہ داری ہے۔

ملکی حالات میں بیمہ کا سوال

چنانچہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات ومعاملات اور آئے دن فرقہ پرور طاقتوں کے ذریعہ ملک کا امن وامان نہ صرف یہ کہ خطرہ میں پڑ جاتا ہے بلکہ فسادات وہنگامے ہوتے رہتے ہیں جس کا نشانہ سب سے زیادہ مسلمان بنتے ہیں کہ ان کے جان و مال کا بیدردی سے ضیاع ہوتا ہے

کاروبار جائداد برباد ہوتی ہے ایسی نازک صورت حال نے یہ سوال پیدا کردیا ہے کہ مسلمانوں کی جانی ومالی تحفظ اور اس کے لئے امن وامان کے قیام وبقاء کے لئے کیا بیمہ کرا سکتے ہیں؟

ایک استفتاء

اس سلسلہ میں اشرف المدارس کے دار الافتاء میں بھی ایک استفتاء اس طرح کا آیا کہ مسلمانوں کے درپیش حالات میں جب کہ تمام بیمہ کمپنیاں غیر مسلموں کی ہیں اور نقصان ہو جانے کے نتیجہ پر بیمہ کمپنیوں کو دینا پڑیگا تو ممکن ہے کہ آتش زنی کی وارداتوں میں کچھ کمی واقع ہو جائے لہذا بیمہ اسکیم اختیار کرسکتے ہیں یا نہیں۔؟

بیمہ کا حکم شرعی

جہاں تک نفس مسئلہ کا تعلق ہے اس میں تو کوئی پیچیدگی ایسی نہیں ہے کہ جس کی بنا پر زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہو کیونکہ اس سے تو سبھی واقف ہیں کہ اسلام میں سود بھی حرام ہے قمار بھی حرام ہے بیمہ میں یہ دونوں ہی موجود ہیں اس کے جائز ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہونا بلکہ وہ قطعاً ناجائز ہے۔

عارضی احکام کی ضرورت و حقیقت

اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ شریعت مطہرہ اسلامیہ میں انسانی جان و مال اور اس کی عزت و آبرو کی جو قدر و قیمت ہے اسکے پیش نظر مختلف قسم کے پیش آنیوالے حالات و عوارض کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے موقع و محل کی مناسبت و رعایت سے احکامات دئے ہیں تاکہ وقتی ضروریات و مصالح اور فوری درپیش مشکلات کے موقع پر بھی بجائے تنگی و ضرر کے تیسیر و تسہیل ہی رہے جو کہ اسلام کی خصوصیت ہے، یہی وجہ ہے کہ مستقل ایک نوع احکام کی وہ بھی ہے کہ جن کی بنیاد ہی عوارض و اعذار پر ہے کہ ان کو عارضی احکام سے تعبیر کیا جاتا ہے ان کی مشروعیت ہی اسی لئے ہوتی ہے کہ جبتک وہ پائے جائیں گے جس شخص و مقام میں ہونگے اس وقت تک اصلی حکم کے بجائے وہ عارضی حکم رہے گا، ان اعذار کے ختم ہوتے ہی وہ حکم بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کے نظائر موجود ہیں۔ ایک چیز بالاصل ناجائز و حرام ہے مگر حالت اضطرار میں اس کی اجازت دیدی گئی ہے جیسے مردار حالت اضطرار میں جائز ہے انھیں حقائق کی روشنی میں آئے ہوئے سوال کا جواب یہ دیا گیا

استفتاء کا جواب

بیمہ کمپنی بذات خود مکان دوکان کارخانہ فیکٹری اور انسان کی جان کی حفاظت اور نگرانی نہیں کرتی اسلئے اس معاملہ کو عقد اجارہ میں داخل کر کے اشتراط ضمان علی الاجیر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا یہ معاملہ سود و قمار سے مرکب ہے بایں وجہ اس میں سود و قمار دونوں قسم کے گناہ ہوتے ہیں اور گناہ بھی بڑے سنگین ہیں جنکو حلال سمجھنا کفر ہے۔ سودی معاملہ کرنیوالے کے لئے حق تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سود کے ایک درم (تین ماشہ ایک رتی اور پانچواں حصہ رتی) کا کھانا (اپنے استعمال میں لانا) جانتے ہوئے کہ یہ سود ہے اللہ کے یہاں چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةٍ (رواہ احمد والدارقطنی) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۶

بیمہ ان نصوص کے پیش نظر قطعاً حرام ہے ناجائز ہے مگر قانون فقہیہ شرعیہ) الضرر یزال کے پیش نظر عارضی طور پر کچھ وقت کے لئے

جب تک جن مقامات پر خطرات کے حالات ہوں دکان وغیرہ کو فسادیوں کی شرارت اور ظلم سے بچانے کے لئے اس شرط کے ساتھ کہ جو رقم بیمہ کمپنی میں جمع کی گئی ہے اس پر جو زائد رقم ملے وہ غربا اور محتاجوں میں بلا نیت ثواب تقسیم کر دی جائے بیمہ کرانے کی گنجائش ہے عام اجازت نہیں۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد شفقت اللہ
خادم مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی
۱۹ / ۴ / ۱۴۱۰ھ

الجواب صحیح
عبد الرؤف خادم مدرسہ ہذا
محمد افضال الرحمٰن خادم مدرسہ ھذا
۲۰ / ۴ / ۱۴۱۰ھ

العبد نظام الدین
مفتی دار العلوم دیوبند
۱۰ / ۶ / ۱۷ھ

یہ جواب بالکل بے غبار ہے اور واضح ہے اس کا مقصد نہ تو یہ ہے کہ بیمہ جائز ہے اور نہ ہی ادارۂ ہذا کی یہ تحقیق ہے اسی لئے حضرت مفتی نظام الدین صاحب زید مجدہم صدر مفتی دار العلوم دیوبند کے سامنے جب اس کو پیش کیا گیا تو انھوں نے اس کی تصدیق کے ساتھ ساتھ اس پر تائیدی دستخط بھی کئے واقعہ یہ ہے کہ اس طرح کا جواب ہندوستان کے متعدد مقتدر حضرات اکابر و مفتیان کرام کا بھی ہے۔

غلط فہمی کی بنیاد اور اسکا ازالہ

اس کے باوجود بعض حضرات کے استفسارات سے اندازہ ہوا کہ انھوں نے اس جواب سے مسئلہ ہذا کے سلسلہ میں یہاں کا یہ نقطۂ نظر اخذ کرلیا کہ بیمہ جائز ہے شروط کے ساتھ، اس غلط فہمی کی بنیاد وہ تعبیر بنی جس کو بعض اخبار و رسائل نے اختیار کیا کہ مجلس دعوۃ الحق کے مرکز اشرف المدارس نے بھی بیمہ کے جواز بالشرط کا فتویٰ دیا۔ بات یہ ہے کہ معانی اور حقائق کا اظہار پورے طور پر اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ اس کے لئے تعبیر کو بھی صحیح اختیار کیا جائے عنوان میں تھوڑا سا فرق ہو جائے تو اثرات کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں اس کی وجہ سے نہ تو حقیقت ہی ادا ہو پاتی ہے اور نہ ہی اس کا جو فائدہ ہے وہ حاصل ہو پاتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص خنزیر کے گوشت کا حکم شرعی ایک تو اس طرح بتلائے کہ خنزیر کا گوشت حرام ہے مگر اضطرار و مجبوری کی حالت میں اور ایک اس طرح سے کہے کہ خنزیر کا گوشت جائز ہے ان شرطوں کے ساتھ تو یہاں تعبیر کے ذرا سے فرق سے معاملہ کہاں سے کہاں پہونچ جائے گا جو کہ بالکل ظاہر ہے بعض اخبار و رسائل کا یہ عنوان کہ بیمہ کے جواز بالشرط کا فتویٰ دیا اس سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ بیمہ میں بالاصل جواز اور صحت کا پہلو ہے شروط اور قیود کے ساتھ حالانکہ یہ واقع

کے بالکل خلاف ہے بلکہ وہ بالاصل ناجائز اور حرام ہے اگر تھوڑے غور و فکر سے جواب کو پڑھا جائے تو اس سے صاف طور پر یہی معلوم ہوگا کہ اس میں بیمہ کو قطعاً ناجائز قرار دیا گیا ہے البتہ حالت اضطرار ایک علیحدہ بات ہے اس کا حکم الگ ہے جیسے اکل میتۃ یعنی مردار حرام ہے مگر اضطرار کی حالت میں اس کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ ۱۲

مسئلۂ بیمہ میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کا علم ہوا تو حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند سے اس کی ایک کاپی بھیجنے کی درخواست کی گئی اسکے جواب میں دیوبند کے فتویٰ کی ایک کاپی بھی روانہ فرمائی مگر اس پر حضرت مفتی نظام الدین صاحب زید مجدہم صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کے دستخط نہیں تھے جس کی بنا پر ان سے مزید تحقیق کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے لئے ایک مردم خاص کو بھیجا گیا چنانچہ حضرت موصوف نے اور مظاہر علوم سہارنپور کے مفتی صاحب نے بھی اس پر تائیدی دستخط کر دیئے اس درمیان بعض حضرات اہل فتویٰ یہاں موجود تھے اور بعض بعد میں تشریف لائے اور بعض دیگر حضرات نے بھی دیوبند کے جواب کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد دستخط بھی کر دئے۔ اس کی نقل ان حضرات کے اسمائے گرامی کے

ساتھ جنھوں نے اس پر دستخط کئے ہیں درج ذیل ہے

ع ۱۷۲۸ د ع ۲۲۲۳ 7.

ع ۳۱۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۔ ہندوستان میں بیمہ زندگی کارپوریشن انسانوں کا اور جنرل بیمہ کمپنی مال کا یعنی گھر بار وغیرہ کا بیمہ کرتی ہیں ۔ انسان کی زندگی کا بیمہ کچھ سالوں کا معاہدہ ہوتا ہے مثال کے طور پر دس سال کا یا ۱۵ سال کا یا بیمہ ۲۰ سال کا یہ بیمہ کرانیوالے کی مرضی پر ہے کہ وہ کتنے سال کا کرائے انسان جتنے سال کا بیمہ کرتا ہے اور قسط کی رقم برابر ادا کرتا رہتا ہے تو ٹائم پورا ہونے پر مع منافع اسکی رقم اسکو دیدی جاتی ہے منافع کی کوئی شرح مقرر نہیں ہوتی یہ کسی سال کم کسی سال زیادہ ہوتی رہتی ہے کیونکہ جو بھی منافع کارپوریشن کو ہوتا ہے اسکو بقدر حصہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر بیمہ کرانیوالا انسان درمیان میں ہی مر جائے تو اس وقت بیمہ شدہ رقم اسکے وارث کو ادا کر دی جاتی ہے اس مضمون کا ایک فتویٰ ۱۹۶۴ میں بھی لیا تھا اس وقت وہ گم ہو گیا ہے جناب مفتی محمود صاحب نے اس وقت اس سوال کا جواب اس طرح دیا تھا کہ بحالات موجودہ ہندوستان میں بیمہ زندگی کی گنجائش ہے کوئی حرج نہیں آج کے حالات پہلے سے بھی بدتر ہیں اس وقت نہ جان اور نہ مال ہی محفوظ ہے ان حالات میں ہم ایک بار پھر آپکی رائے جاننا چاہتے ہیں کہ ہم بیمہ کرائیں یا نہیں ۔

محمد انعام بیمہ آفس جی ٹی روڈ غازی آباد

۱۷۲۸ع

باسمہ تعالیٰ

الجواب ـــــــ ھوالموفق

جان و مال اور کاروبار کا بیمہ کرنا اور کرانا حرام وناجائز ہے اسلئے کہ یہ سود اور جوئے سے مرکب ہے اور یہ دونوں صراحتہً حرام ہیں ارشاد ربانی ہے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ) اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ (المائدہ) مسلمانوں کی جان و مال کا محافظ اللہ ہے فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ بیمہ کرانے سے بھی اس ملک میں جان و مال کی قطعاً حفاظت کی گارنٹی نہیں ہوتی ہے مسلم دشمنی میں کسی قانون کی کوئی رعایت حکومت کا عملہ نہیں کرتا ہے جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں یہاں تو سپریم کورٹ اور حکومت مرکزی کے فیصلہ کے خلاف دن کی روشنی اور فوج کی موجودگی میں بابری مسجد گرائی گئی اور بری طرح اسکا نام ونشان مٹایا گیا اسکے باوجود یہ توقع رکھنا کہ بیمہ کرانے سے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت ہوگی پاگل پن کے مرادف ہے حرام کے ارتکاب کا گناہ بھی مول لے گا بیمہ کمپنی کو اپنا مال بھی دیگا پھر اخیر میں جان بھی جا بنوالی جائیگی اور دکان بھی جلے گی اور لوٹی جائیگی اس وجہ سے مسلمانوں کو اس کام سے الگ رہنا ہی لازم ہے جان پر حملہ ہو تو مدافعت کرے اللہ تعالیٰ مدد فرمائیگا اور جان و مال کی

حفاظت ہوگی بیمہ مسلمانوں کے کمزور کرنے کا دوسرا طریقہ ہے اور چور دروازہ ہے
مسلمانوں کو ہرگز اس دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ
حَسْبُہٗ پر ایمان رکھنا چاہیئے ۔ فقط واللہ اعلم

بجواب صحیح
احقر محمود غفرلہٗ بلند شہری
بعبد محمد طاہر

جواب صحیح ہے
عبد القدوس مفتی شہر آگرہ
حاضر حال ہردوئی

الجواب صحیح
احقر عبد القدوس عفا اللہ عنہٗ
مفتی مظاہر علوم قدیم سہارنپور
۷ر شوال المکرم ۱۴۱۵ھ

بجواب صحیح
محمد عبد اللہ پھولپوری عفی عنہٗ
خادم الافتاء والتدریس
مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم
سرائے میر اعظم گڈھ
۱۴ر رجب ۱۷ھ

الجواب صحیح
محمد افضل حسین عفی عنہٗ
مفتی دار العلوم الاسلامیہ بستی

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہٗ
دار العلوم الاسلامیہ بستی

الجواب صحیح
کفیل الرحمن نشاط

الجواب صحیح
حبیب الرحمن عفی اللہ عنہٗ

الجواب صحیح
محمد انعام اللہ غفرلہٗ
مفتی مدرسہ امدادیہ مراد آباد

الجواب صحیح
منظور احمد مظاہری
مفتی و قاضی شہر کانپور

الجواب صحیح
مقصود احمد
مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۶/۱۷ھ

محمد ظفیر الدین
مفتی دار العلوم دیوبند
۲۰/۱۲/۱۴۱۴ھ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی
دار الافتاء بالجامعۃ الاسلامیۃ
دیوبند الہند

الجواب صحیح
نظام الدین
مفتی دار العلوم دیوبند
۱۰/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح
العبد محمد اسرار
مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۶/۱۷ھ

دار الافتاء
مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح
ابو القاسم نعمانی غفرلہٗ
جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس
۲۲/۶/۱۴۱۷ھ

نقل مطابق اصل ہے
محمد کوکب عالم
۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

المصدق
محمد ظفیر الدین
مفتی دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
صدیق احمد باندوی غفرلہٗ
جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ
۲۸ر ربیع الثانی ۱۷ھ

الجواب صحیح
عبد الاحد قاسمی تاراپوری
وارد حال ہردوئی
۱۱ جمادی الآخر ۱۴۱۷ھ

الجامعۃ الاسلامیہ
دار الافتاء
ریوڑی تالاب بنارس

ادارہ ہذا کی حتمی رائے

مسئلہ کی صحیح صورت حال سامنے لانے کی غرض سے تحریر ہذا کو شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ عامۃ المسلمین اس کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑجائیں ان کے علم میں یہ آجائے کہ ادارہ ہذا کی حتمی طور پر یہی رائے اور تحقیق ہے کہ بیمہ خواہ زندگی کا ہو یا دکان کا ہو کارخانہ یا زراعت وغیرہ کا ہو قطعی طور پر اس کی تمام صورتیں حرام اور ناجائز ہیں (اضطراری حالت علیحدہ بات ہے جس کو یہ حالت پیش آئے وہ اہل فتویٰ سے رجوع کرکے جو حکم ہو اس پر عمل کرے)

واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم واحکم

ابرار الحق

ناظم مدرسہ اشرف المدارس و مجلس دعوۃ الحق ہردوئی

۲۳ر جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

چند اہم تعلیماتِ دینی

۱ - جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالیٰ کا۔ (پ ۵، ع ۸)

۲ - وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے (ترمذی شریف)

۳ - وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے (ترمذی شریف)

۴ - دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے (جامع الصغیر)

۵ - مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ بخاری

۶ - ماں باپ کی ناراضگی کا وبال دنیا میں بھی آتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

۷ - غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزیں آنے سے پہلے۔

- زندگی کو موت سے پہلے • تندرستی کو بیماری سے پہلے
- فراغت کو مشغولی سے پہلے • جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
- مالداری کو فقر سے پہلے (جامع الصغیر)

القول العزیز

ترکِ دُنیا کر، نہ ہر لذّت کو چھوڑ

معصیّت کو ترک کر غفلت کو چھوڑ

نفس و شیطان لاکھ درپے ہوں مگر

تُو نہ ہرگز ذکر اور طاعت کو چھوڑ

مجذوبؒ

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ